14046- آخري عشرہ كا اعتكاف كرنے والا اعتكاف والى جگہ ميں كب داخل ہو اور كب نكلے ؟

سوال

ميں رمضان المبارك كا آخري عشرہ اعتكاف كرنا چاہتا ہوں، اور يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ مسجد ميں كب جاؤں اور وہاں سے كب نكلوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اعتكاف والى جگہ ميں داخل ہونے كے متعلق جمہور علماء كرام جن ميں آئمہ اربعہ امام ابو حنيفہ، امام مالك، امام شافعى اور امام احمد رحمہم اللہ تعالى شامل ہيں ان سب كا مسلك يہ ہے كہ : جو كوئى بھى رمضان المبارك كے آخري عشرہ كا اعتكاف كرنا چاہے وہ اكيسويں رات كو غروب شمس سے قبل مسجد ميں داخل ہوانہوں نے مندرجہ ذيل دلائل سے استدلال كيا ہے :

1- نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم رمضان المبارك كے آخري عشرہ كا اعتكاف كيا كرتے تھے. متفق عليہ.

يہ اس بات كى دليل ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم راتوں كا اعتكاف كرتے تھے نہ كہ دنوں كا، اس ليے كہ عشر راتوں كى تميز ہے، اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے :

(اور دس راتوں كى قسم) الفجر (2)

اور آخري عشرہ اكيسويں رات سے شروع ہوتا ہے.

تو اس بنا پر اعتكاف كرنے والا اكيسويں رات غروب شمس سے قبل مسجد ميں داخل ہو.

2- ان كا كہنا ہے كہ : اعتكاف كرنے كا سب سے عظيم اور بڑا مقصد ليلۃ القدر كى تلاش ہے، اور اكيسويں رات آخري عشرہ كى تاق راتوں ميں سے ہے لھذا يہ احتمال ہوسكتا ہے كہ يہى رات ليلۃ القدر ہو، اس ليے اسے اس رات اعتكاف كى حالت ميں ہونا چاہيے.

امام سندي كا حاشيۃ النسائى ميں يہى كہنا ہے، مزيد ديكھيں : المغنى (4/489)

ليكن امام بخاري اور امام مسلم نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنھا سے بيان كيا ہے وہ كہتى ہيں " رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم جب اعتكاف كرنا چاہتے تو اپنى اعتكاف والى جگہ ميں نماز فجر كے بعد داخل ہوتے. صحيح بخاري حديث نمبر (2041) صحيح مسلم حديث نمبر (1173).

بعض علماء سلف نے اس حديث كے ظاہر كو ديكھتے ہوئے يہ كہا ہے كہ وہ اعتكاف كرنے والى جگہ ميں نماز فجر كے بعد داخل ہو، مستقل فتوي كميٹى (اللجنۃ الدائمۃ) كے علماء كرام نے بھى اسى كو ليا ہے ديكھيں فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (10/411) اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى نے بھى اسى كو ليا ہے. ديكھيں فتاوي ابن باز (15/442).

ليكن جمہور علماء كرام نے اس حديث كے دو ميں سے ايك جواب ديا ہے :

اول :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غروب شمس سے قبل اعتکاف کر چکے تھے لیکن وہ خاص اعتکاف والی جگہ میں نماز فجر کے بعد داخل ہوئے.

امام نووي رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرنا چاہتے تو نماز فجر ادا کرتے اور پھر اپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو جاتے)

اس حدیث سے انہوں نے دلیل لی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کی ابتداء دن کے شروع سے کیا جائے گا، امام اوزاعی، امام ثوري اور لیث کا بھی ایک قول یہی ہے، اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص مہینہ یا دس دن کا اعتکاف کرنا چاہے تو وہ اعتکاف میں غروب شمس سے قبل داخل ہو، اور انہوں نے اس حدیث کی تاویل یہ کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد اعتکاف والی جگہ میں داخل ہوئے اور خلوت اختیار کی یہ نہی کہ اعتکاف کی ابتدا کا وقت ہی یہ ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے قبل ہی مسجد میں اعتکاف کر چکے تھے اور جب نماز فجر ادا کی تو علیحدگی اور خلوت اختیار کر لی. اھ

دوسرا جواب :

حنابلہ میں سے قاضی ابو یعلی رحمہ اللہ نے یہ جواب دیا ہے کہ : اس حدیث کو اس پر محمول کیا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیس تاریخ والے دن ایسا کیا کرتے تھے، امام سندي رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : یہ جواب نظر کو بھاتا ہے اور اعتماد کے اعتبار سے بھی بہتر اور اولی ہے. اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

اعتکاف کب شروع کیا جائے گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جمہور اہل علم کا مسلک یہ ہے کہ : اعتکاف کی ابتدا اکیسویں رات ہے نہ کہ اکیسویں تاریخ کی فجر، اگرچہ بعض علماء کرام نے بخاري شریف میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث (جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی تو اپنے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوئے) سے استدلال کرتے ہوئے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ اعتکاف کی ابتدا اکیس تاریخ کی نماز فجر سے ہوتی ہے، لیکن جمہور علماء کرام نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت لوگوں سے علیحدہ ہوئے، لیکن اعتکاف کی نیت رات کے شروع میں ہی کی، اس لیے کہ آخري عشرہ کی ابتداء بیس تاریخ کے غروب شمس سے ہوتی ہے. اھ

دیکھیں : فتاوي الصیام صفحہ نمبر (501)

اور صفحہ (503) پر کہتے ہیں :

اعتکاف کرنے والے کا آخري عشرہ میں دخول اکیس تاریخ کی رات غروب شمس سے ہوتا ہے، اور یہ اس لیے کہ آخري عشرہ کے دخول کا یہی وقت ہے، اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث اس کے معارض نہیں اس لیے کہ اس کے الفاظ مختلف ہیں، لھذا مدلول لغوي کا قریب ترین لیا جائے گا اور وہ صحیح بخاري کی روایت میں ہیں :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان المبارک میں اعتکاف کیا کرتے تھے، اور جب صبح کی نماز ادا کرتے تو اپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو جاتے. صحیح بخاري (2041)

توعائشہ رضی اللہ تعالی عنھا کا یہ قول کہ (اور جب صبح کی نماز کرلیتے تواپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہوجاتے) اس بات کا متقاضی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھرنا دخول سے قبل ہے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد میں ٹھرنا ان کا اعتکاف والی جگہ میں داخل ہونے سے قبل ہے) اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا کا قول (اعتکف) فعل ماضی ہے اور اصل یہ کہ اس کا استعمال اس کی حقیقت میں کیا جائے. اھ

دوم :

اعتکاف سے نکلنے وقت : اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف کو رمضان المبارک کے آخري دن کے سورج غروب ہونے پر ختم کرے گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف سے کب نکلے گا، آیا عید کی رات غروب شمس کے بعد یا عید کے دن نماز فجر کے بعد ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف سے رمضان المبارک ختم ہونے پر نکلے گا، اور رمضان المبارک کا اختتام عید کی رات غروب شمس پر ہوجاتا ہے. اھ دیکھیں : فتاوي الصیام (502).

مستقل فتوي کمیٹی کے فتاوي جات میں ہے کہ :

رمضان المبارک کے عشرہ کا اعتکاف رمضان کے آخري دن غروب شمس کے وقت ختم ہوجائے گا. اھ

دیکھیں فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (411/10)

اور اگر وہ اپنے اعتکاف والی جگہ میں نماز فجر اور نماز عید ادا کرنے تک رہنا اختیار کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، بعض سلف نے اسے مستحب قرار دیا ہے.

امام مالک رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض اہل علم کو رمضان المبارک کے آخري عشرہ کا اعتکاف کرتے ہوئے دیکھا وہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر ادا کرنے کے سے پہلے اپنے گھر واپس نہیں پلٹتے تھے، امام مالک رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : مجھ تک یہ پہلے دور کے اہل فضل وعلم سے پہنچا ہے اور اس مسئلہ میں میں نے سب سے بہتر یہی سنا ہے.

امام نووي رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کہتے ہیں : جو کوئی رمضان المبارک کے آخري عشرہ کے اعتکاف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا و پیروي کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اکیسویں رات غروب شمس سے قبل ہی مسجد میں داخل ہوجائے تا کہ اس سے کچھ بھی نہ چھوٹ سکے، اور عید کی رات غروب شمس کے بعد وہاں سے نکلے، چاہے مہینہ کمی والا ہو یا زیادہ (یعنی تیس یوم ہوں یا کم) اور افضل و بہتر یہ ہے کہ وہ عید کی رات مسجد میں ہی گزارے تا کہ نماز وہیں ادا کرسکے، یا پھر اگر نماز عید عیدگاہ میں ادا کریں تو وہ وہیں سے عیدگاہ جائے. اھ

دیکھیں : المجموع للنووي (323/6)

اور جب اعتکاف سے ہی وہ نماز عید کے لیے جائے تو اس کے لیے عیدگاہ جانے سے قبل غسل اور زیب و زینت اختیار کرنا مستحب ہے، اس لیے کہ یہ عید کی سنن میں شامل ہے.

اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (36442)

واللہ اعلم.